صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل 29 ستمبر 2015ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 29 ستمبر 2015ء 14 ذوالحج 1436 ہجری 29 تبوک 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 220

ذکر خدا پہ زور دے

ذکر خدا پہ زور دے ، ظلمت دل مٹائے جا
گوہر شب چراغ بن ، دنیا میں جگمگائے جا
دوستوں دشمنوں میں فرق داب سلوک یہ نہیں
آپ بھی جام مے اڑا غیر کو بھی پلائے جا
خالی امید ہے فضول سعی عمل بھی چاہئے
ہاتھ بھی تو ہلائے جا آس کو بھی بڑھائے جا

(کلام محمود)

حقیقی عید کے لئے خدا کی طرف جھکیں، عبادتوں کے معیار بلند کریں اور نمازوں کی حفاظت کریں

حضرت ابراہیمؑ نے توحید کے قیام کی بنیاد رکھی اور آنحضرت ﷺ نے اسے پورا کیا

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کریں۔ اولاد کی تربیت کریں، محبت و پیار پھیلائیں اور تکبر کو سینے سے نکال دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عیدالاضحیٰ فرمودہ 25 ستمبر 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 25 ستمبر 2015ء کو پاکستانی وقت کے مطابق 2:40 بجے بیت الفتوح لندن نماز عیدالاضحیٰ کے لئے تشریف لائے اور تقریباً 3 بجے خطبہ عیدالاضحیٰ ارشاد فرمایا۔ یہ خطبہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا آج ہم عیدالاضحیٰ منا رہے ہیں۔ یہ عید حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی یاد میں مناتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دور میں اولاد آدم میں توحید کے قیام کے لئے ذاتی اور اہلی قربانی کا آغاز ہوا۔ جب حضرت ابراہیمؑ نے پہلی دفعہ توحید کے قیام کے لئے بت کو توڑا۔ اور اس کے بدلے میں آپ کو آگ میں ڈالا گیا۔ آپ نے آگ میں ڈالا جانا منظور کیا مگر توحید کے اقرار سے نہ رکے۔ لیکن خدا نے بھی بارش کے ذریعہ سے اس آگ کو ٹھنڈا کر دیا۔ پھر آپ نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو خدا کے حکم پر بے آب و گیاہ زمین میں چھوڑ دیا۔ اور پھر اس نہج پر ان کی تربیت کی کہ وہ خدا کی توحید کے لئے ذبح ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ کا اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہو جانا کوئی آسان کام نہ تھا۔ کیونکہ یہ اولاد آپ کو 90 سال کی عمر میں عطا ہوئی تھی۔ لیکن توحید کے قیام کی خاطر آپ نے اپنے بیٹے کو پہلے ایسے بے آب و گیاہ علاقے میں چھوڑ دیا جہاں نہ کھانے پینے کو کچھ تھا۔ اور پھر جنگلی جانور بھی بہت تھے۔ پھر ذبح کرنے کے لئے بھی تیار ہو گئے۔ یہ کوئی چھوٹی قربانی نہ تھی۔ لیکن یہ اس قربانی کی ابتداء تھی۔ اور انتہا آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ہونی تھی۔

حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ جس کام کا آغاز حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دور میں ہوا اس کی انتہاء آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ہوئی۔ حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا آنحضرتؐ کو بھی فتنہ کی آگ میں ڈالا گیا۔ حضرت ابراہیمؑ کے لئے آگ صرف ایک دفعہ بھڑکائی گئی جبکہ آنحضرتؐ کے لئے مکہ کے تیرہ سال اور پھر آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے خانہ کعبہ کی طرف لوگوں کو جھکانے کے لئے اس کی تعمیر کی۔ آنحضرتؐ نے اس کی انتہا کر دی۔ آج بھی لاکھوں حاجی حج کرتے ہیں اور کروڑوں لوگ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ میں بھی جہالت تھی اور آنحضرتؐ کے زمانہ میں جہالت انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ خدا کی تائید ظاہر ہوئی اور آگ سے بچایا۔ آنحضرتؐ پر بھی کئی مصیبتیں آئیں مگر خدا نے ہمیشہ حفاظت فرمائی۔ حضرت ابراہیمؑ کے رشتہ دار دشمن ہوئے۔ مگر آنحضرتؐ کا سارا مکہ اور پھر پورا عرب دشمن ہو گیا۔ سوائے خدا کے سب نے چھوڑ دیا۔ حضرت ابراہیمؑ کو خدا نے آسمان کے ستاروں کی طرح بے انتہا اولاد سے نوازا لیکن آنحضرتؐ کو بھی ایسے صحابہ عطا کئے جو ستاروں کی طرح قرآنی تعلیم سے ایسے منور ہوئے کہ آسمان روحانیت کے ستارے بن گئے۔

حضور انور نے فرمایا آنحضرت ﷺ نے خانہ کعبہ کو توحید کا دائمی مرکز بنا دیا۔ تمام دنیا کو خدا کی طرف جھکنے والا بنا دیا۔ عرب میں کوئی تعلیم نہ تھی۔ جاہلیت کا دور تھا۔ آپؐ پر اس قوم کے لئے کامل، مکمل اور آخری کتاب اتاری گئی۔ اس کی تعلیم پر عمل کر کے یہ دور جہالت کے لوگ انسان بنے پھر اس علم کو سیکھتے ہوئے باخدا انسان بنے پھر دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے توحید کے علمبردار بن کر ان صحابہ نے تمام دنیا میں توحید کو پھیلا دیا۔ آنحضرتؐ کے اسوہ پر عمل کرتے ہوئے روحانیت، امن وسلامتی اور حکمت کی باتیں دنیا کو سکھائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس دور میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو بھیجا۔ آپ نے ہمیں صحیح تعلیم دی اور سچی توحید سے آگاہ کیا۔ آج جو شرائط بیعت میں ہم نے عہد کیا ہے اس کو پورا کرنے کے لئے ساری دنیا کو ہم نے توحید کی طرف جھکنے والا بنانا ہے۔ لیکن اس کے لئے پہلے خود کو جھکانا ہوگا۔ عبادتوں کے معیار بلند کرنے ہوں گے۔ نمازوں کی حفاظت کرنی ہوگی۔ آپس میں محبت اور پیار سے رہنا ہوگا۔ تکبر کو سینے سے نکال دینا ہوگا۔ اور پھر اپنی نسل کو بھی اس مقصد کے حصول کی طرف متوجہ کرنا ہوگا۔ جب تک اس تعلیم پر عمل پیرا رہیں گے خدا کے انعامات نازل ہوتے رہیں گے۔ جب عمل چھوڑ دیں گے انعامات ختم ہو جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب تک ہم اپنے نفس کے دنبوں کو قربان کرنے کا ادراک حاصل نہیں کرتے حقیقی عید کی خوشیاں نہیں مل سکتیں۔ اس دور میں بھی نو احمدی افراد ایسی قربانیاں کر رہے ہیں۔ اولاد کو بھی نفس کے دنبوں کی قربانی کے لئے تیار کریں۔ ان کی اخلاق حسنہ میں ترقی کے لئے کوشش کریں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا سبق دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے چند دعاؤں کی تحریک کی پھر خطبہ ثانیہ پڑھا اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے تمام احمدیوں کو عید مبارک کا پیغام دیا اور فرمایا عید اور جمعہ اکٹھے ہو جائیں تو جمعہ نہ پڑھنے کی بھی اجازت ہے۔ لیکن ہم جمعہ بھی پڑھیں گے۔

دیندار عورت کا انتخاب کرو

حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں۔

''لوگ عموماً زوجین کے انتخاب میں جمال اور مال اور حسب وجاہ کو نصب العین رکھتے ہیں مگر ہمارے آقا محمد ﷺ فرماتے ہیں۔ فاظفر بذات ...... یعنی تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں دیندار عورت انتخاب کرو تاکہ تم اس کے ذریعہ سے اس عظیم الشان امانت کو بغیر کم و کاست کے ادا کر سکو۔ دین ہی ایک ذریعہ ہے جس سے انسان پورا پورا تقویٰ حاصل کر سکتا ہے اور صرف دین ہی ایک وسیلہ ہے جس سے انسان کی عقل و فکر اس کا علم و عرفان اس کی استعدادیں اور قابلیتیں اور اس کے اخلاق و اعمال و صالحات محفوظ رکھتے ہیں اور اسی کے ذریعہ وہ اپنی ذات کو ایک اعلیٰ بقاء نوع کی صورت میں منتقل کر سکتا ہے اگر انسان میں دینی روح نہیں تو کچھ بھی نہیں نہ جمال ہے نہ مال نہ حسب و جاہ ہے نہ علم و فضل کسی کام کا ہے اور نہ اخلاق ہیں اور نہ ہی سعادت کی زندگی۔''

(خطبات محمود (نکاح) جلد سوم صفحہ 78)

شارٹ کورس

نظارت تعلیم کے تحت ''Museology and Museographer'' پر ایک شارٹ کورس منعقد کیا جا رہا ہے۔ اس کورس کے تحت میوزیم کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی جائیں گی نیز میوزیم بنانے کا طریق کار بھی سکھایا جائے گا۔ یہ شارٹ کورس مورخہ 3/اکتوبر 2015ء بروز ہفتہ سے شروع کروایا جا رہا ہے۔ اس کلاس میں شمولیت کے خواہشمند طلبہ و طالبات جلد از جلد اپنی رجسٹریشن درج ذیل ای میل ایڈریس پر یا بذریعہ فون کروا لیں۔ رجسٹریشن کروانے کی آخری تاریخ 2/اکتوبر 2015ء ہے۔ رجسٹریشن کروانے کیلئے کوائف نام، تعلیم، ایڈریس، فون نمبر اور ای میل درکار ہیں۔

فون: 047-6212473
موبائل: 0333-9791321
Email:registration@njc.edu.pk

(نظارت تعلیم)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

انصاراللہ کا کام دعوت الی اللہ کرنا، قرآن کریم پڑھانا، تربیت کرنا اور کمزوریوں کو دور کرنا ہے۔

ہمارا اصل مقصد دین میں ترقی ہے اگر ہمارے قدم آگے نہیں بڑھ رہے تو ہم صرف نام کے انصاراللہ ہیں

انصاراللہ کا نام ان کو احساس دلاتا ہے کہ ہم نے اللہ کا مددگار بننا ہے اور ہر قربانی کرنی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا خلاصہ بر موقع سالانہ اجتماع انصاراللہ یوکے 20 ستمبر 2015ء

امسال انصاراللہ یوکے کے سالانہ اجتماع کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس رونق افروز ہوئے۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد حضور انور نے اعزاز پانے والے انصار میں انعامات تقسیم فرمائے۔ بعدازاں حضور انور نے خطاب فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا اس سال مجلس انصاراللہ اپنے 75 سال پورے ہونے پر جوبلی منا رہی ہے۔ اس سال مجلس انصاراللہ یوکے نے بیرون مجالس کے صدران اور نمائندگان کو انصاراللہ کے اجتماع میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ حضور انور نے فرمایا۔ جوبلی کے تحت بعض وعدے بھی کئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا کیا جاتا ہے۔ اپنے جائزے لئے جاتے ہیں۔ اگر ان باتوں کو سامنے رکھ کر 75 سال منا رہے ہیں تو اچھی بات ہے لیکن اگر صرف خوشی اور ہاؤ ہو ہے تو یہ کوئی بات نہیں۔ بہت سے نادان انصار بھی ہیں جو جوبلی کو خوشی سے منانے تک ہی محدود رہتے ہیں۔ بلکہ بہت سے عہدیداران بھی جس شوق سے پروگرام منانے کی کوشش کر رہے ہیں، ان میں بھی چند دن بعد وہی عام سستی پیدا ہو جاتی ہے، اگر ہم نے صرف عارضی خوشی منانی ہے تو اس کا کیا فائدہ؟ قوموں کی زندگی میں 75 سال کوئی ایسی چیز نہیں جس کو بڑی کامیابی سمجھ لیا جائے۔ دنیا میں کئی تنظیمیں ہوں گی جنہوں نے 75 سال بلکہ 100 سال منائے ہوں گے۔ لیکن آہستہ آہستہ ان کو وہ مقصد یاد نہیں رہتا جس کی وجہ سے وہ قائم کی جاتی ہیں۔ ایسی تنظیمیں ممبران کے مفاد کا شکار ہو کر ختم ہو جاتی ہیں۔ یا اگر دنیا کے فائدہ کے لئے ہوں تو ایک عرصہ کے بعد دنیا ان کے فائدہ سے محروم ہو جاتی ہے۔ یا اگر ملکوں کی تنظیم ہے تو بڑے بڑے ملک ہی فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں یا صرف اس حد تک فائدہ دیتے ہیں جب تک اپنے مفاد متاثر نہ ہوں۔ دنیاوی تنظیموں میں سب سے بڑی مثال یو۔این او کی ہے۔ جس کے 70 سال پورے ہو گئے ہیں۔ بہت سارے تبصرہ کرنے والے اور لکھنے والوں نے لکھا ہے کہ اس نے اپنے بنیادی مقصد سے ہٹ کر کھویا زیادہ ہے۔ اور پایا کم ہے۔ لیکن روحانی کاموں کے لئے جو تنظیم قائم ہوتی ہے ان کی بنیاد خدا کی رضا کے حصول پر ہوتی ہے۔ اس لئے ان کی خوشیاں ظاہری دنیاوی خوشیاں نہیں ہوتیں اور نہ ہونی چاہئے۔ اس میں ایک مسلسل جدوجہد کے ساتھ اپنے مقاصد کو زندہ رکھنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب حضرت مصلح موعودؓ نے یہ تنظیم قائم فرمائی تو ابراہیمی دعا ربنا وابعث فیھم رسولا ...... کو سامنے رکھ کر قائم فرمائی۔ انصاراللہ پر ذمہ داری ڈالی کہ تمہارا کام دعوت الی اللہ کرنا، قرآن کریم پڑھانا، اچھی تربیت کرنا، قوم کی دنیاوی کمزوریوں کو دور کر کے انہیں ترقی کے میدان میں بڑھانا ہے۔ پس یہ مقاصد ہیں جن کیلئے انصاراللہ قائم کی گئی تھی۔ 75 سال پورے ہونے پر ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ ہم نے یہ ذمہ داریاں کس حد تک پوری کی ہیں۔ کیا ہم نے دعوت الی اللہ کا حق ادا کیا ہے؟ کیا اس تعلیم کو حاصل کر کے اپنی نسل میں رائج کرنے کی کوشش کی ہے؟ کیا ہم نے اپنی اولادوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام کی حکمتیں بتانے کی کوشش کی ہے؟ یا صرف اپنے بچوں کی دنیاوی تعلیم کے پیچھے ہی پڑے رہے ہیں؟ پس 75 سال پورا ہونے پر ہر جگہ انصاراللہ کی تنظیم یہ جائزہ لے کہ ہم میں سے ہر ایک نے اس کے مقصد کو پورا کرنے میں کس حد تک حصہ لیا ہے۔ ان مقاصد کے حصول کیلئے اپنی جان، مال اور وقت قربان کرنا صحیح مقصد ہے۔ تبھی ہم اپنی بنیادوں پر قائم رہیں گے۔ تبھی اللہ کی رضا حاصل کرنے والے بن سکیں گے۔ تبھی دین کی نشاۃ ثانیہ کے لئے اللہ کے انصار بن سکیں گے۔ اور نحن انصار اللہ کا نعرہ لگانے والے کہلا سکیں گے۔

حضور انور نے فرمایا۔ حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں نے تقریباً تین سو سال تک سختیاں برداشت کیں اور اس کے باوجود اپنے مقصد کی حفاظت کرتے رہے اور تین سو سال کے بعد حکومت نے عیسائیت قبول کی۔ گو کہ عیسائیت بڑے وسیع پیمانے پر پھیلنا شروع ہوئی مگر ساتھ ہی بنیادی تعلیم سے دور ہوتے چلے گئے۔ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو بھول گئے۔ حضرت عیسیٰؑ کے بنیادی پیغام اور تعلیم کو جو خدا کی وحدانیت کا سبق دیتی تھی۔ اس کو بھول کر شرک میں مبتلا ہو گئے۔

ان حقیقی عیسائیوں کا خدا تعالیٰ نے قرآن میں ذکر کیا اور تعریف بھی فرمائی ہے۔ پس اس بات کو محفوظ فرما کر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے راستے متعین کئے۔

حضور انور نے قرآن مجید میں حواری لفظ کے مختلف معنی بیان فرمائے جیسے اخلاص سے بھرا ہوا صاف شخص، ایک وہ جس کو آزمایا جائے وہ ہر قسم کی برائی سے پاک ہو۔ ایک مطلب یہ کہ ایسا شخص جو اپنے مشوروں میں ایماندار اور وفا دکھائے، سچا وفادار دوست، نبی کا وفادار اور چنیدہ ساتھی۔ پس جب ان خصوصیات کا حامل ایک انسان ہو تبھی وہ حواری ہوگا۔ اور تبھی وہ نحن انصار اللہ کا حق ادا کرنے والا ہوگا۔ اس کو سامنے رکھ کر ہم اپنے جائزے لے سکتے ہیں۔ پس یاد رکھنا چاہئے کہ جوبلی کا فائدہ تبھی ہے کہ جب ہم ان خصوصیات کو مرنے نہ دیں۔

مسیح موعود کے ساتھ یہ وعدہ ہے کہ قیامت تک قرآن کی تعلیم رہے گی۔ عیسائی اپنی تعلیم بھول گئے لیکن مسیح موعود کی جماعت نے قیامت تک پھلنا اور پھولنا ہے۔ ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم تزکیہ نفس کر رہے ہیں؟ کیا ہم دلوں کی میل دھو رہے ہیں۔ کیا ہم قرآن کے حکموں کو اپنا رہے ہیں؟ کیا ہماری وفاؤں کے معیار بلندیوں کی طرف جا رہے ہیں۔ کیا ہم عہد بیعت کے مطابق حضرت مسیح موعود سے اپنا رشتہ سب دنیاوی رشتوں سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ پس جب ہم ان باتوں کو سامنے رکھیں گے تو ہمارا جائزہ سامنے آ جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود کا انصاراللہ پر احسان ہے کہ یہ نام ان کو دیا ان کا نام ان کو احساس دلاتا رہے کہ ہم نے اللہ کا مددگار بننا ہے۔ اور ہر قربانی کرنی ہے۔ اس کے احکام پر عمل کرنا ہے اور اپنی نسلوں سے بھی کروانا ہے۔ خدا تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود سے وعدہ ہے کہ میں تیرے پیغام کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا اور وہ پہنچا رہا ہے۔ جماعت کو انشاء اللہ غلبہ ہونا ہے لیکن کتنے خوش قسمت ہوں گے ہم جو اس کا حصہ بن جائیں گے۔ عیسائیت کے پھیلنے کے ساتھ دینی اور دنیاوی زوال ان میں شروع ہوا۔ لیکن احمدیت کے پھیلنے کی خوشخبری جب حضرت مسیح موعود نے اللہ سے اطلاع پا کر دی کہ تین سو سال پورے نہیں ہوں گے کہ احمدیت کی دنیا میں ترقی ہوگی جب ہم جماعت احمدیہ کی تاریخ اور ابتدا پر نظر ڈالتے ہیں تو اللہ کے فضل کو دیکھ کر ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ ہر دن کامیابیاں دکھلاتا ہے۔ جو چیز ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہر سال جو گزرتا ہے وہ جائزہ لینے والا ہو کہ اصل مقصد دین میں ترقی ہے اور اس کو کس حد تک حاصل کیا ہے۔ اگر ہمارے قدم آگے نہیں بڑھ رہے تو ہم صرف نام کے انصاراللہ ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں ایک ملک کی مجلس کا جائزہ لے رہا تھا تو صدر صاحب نے بڑے فخر کے ساتھ بتایا کہ ہمارے ممبر نمازوں میں بڑے کمزور تھے صرف دس فیصد ادا کرتے تھے۔ پھر ایک مہم کے نتیجہ میں سترہ فیصد ہو گئے۔ میں صحیح طرح سن نہ سکا، میں ان کے انداز سے سمجھا 70 فیصد بتا رہے ہیں گو کہ 70 فیصد بھی قابل قدر نہیں لیکن سترہ فیصد تو قابل شرم ہے۔ پس اگر 75 سال گزرنے کے بعد 90,80 فیصد باجماعت نمازوں کی حاضری سے پندرہ بیس فیصد حاضری پر ہم آ گئے ہیں تو یہ ترقی نہیں تنزل ہے۔ بڑی قابل فکر بات ہے۔ بہرحال جماعت پھیل رہی ہے اگر ایک جگہ سستی ہوگی تو خدا دوسری جگہ سچے عابد پیدا کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود کو کیسے کیسے لوگ عطا فرمائے جو دین کا پیغام کونے کونے تک پہنچا رہے ہیں۔ اس ضمن میں حضور انور نے چند واقعات بھی بیان فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ہر شخص تہجد کے لئے اٹھنے کی کوشش کرے۔ انصار کی عمر ایسی ہے کہ ان کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے کہا گیا ہے کہ 15 فیصد ممبر باجماعت پڑھتے ہیں اگر عاملہ کے ممبر ہی مقامی سطح سے لے کر مرکزی سطح تک توجہ کریں تو 35 سے 50 فیصد تک حاضری بڑھ جاتی ہے۔ اگر انصار نمونے دکھائیں گے تو خدام خود بخود عمل کرنا شروع کر دیں گے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے اس کی کریمی کا گہرا سمندر ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ جس کو تلاش کرنے والا کبھی محروم نہیں رہا۔ اس لئے تم کو چاہئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو۔ اور اس کے فضل کو طلب کرو۔

فرمایا آج امریکہ میں بھی انصار اللہ کا اجتماع ہو رہا ہے، شاید کسی اور ملک میں بھی ہو، ہر جگہ انصار اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں، اپنی عبادتوں کے معیار کو بلند کریں۔ پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اخلاق اور اعمال میں ترقی کریں اور تقویٰ اختیار کریں اور خدا تعالیٰ کی نصرت سے محبت کا فیض ہم کو ملے۔ آج انصاراللہ کی تنظیم کے 75 سال کا صحیح فیض اٹھانا چاہتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی بات سن کر اس پر عمل کریں۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ 75 سال آئندہ کی ترقیات کیلئے سنگ میل ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

بعدازاں حضور انور نے فرمایا کہ یوکے کی کل حاضری 3100 ہے۔ جبکہ گزشتہ سال حاضری 2200 تھی۔ اس کے بعد حضور انور مارکی سے باہر تشریف لے گئے۔

☆............☆............☆

مکرم محمد داؤد طاہر صاحب

استاذی المکرّم چوہدری محمد علی صاحب کی یاد میں

میں نے 1961ء میں میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ لیا جہاں سے میں نے 1963ء میں انٹرمیڈیٹ اور 1965ء میں بی اے کا امتحان پاس کیا۔ ان چار سالوں کے دوران مجھے بہت سے اساتذہ سے اکتسابِ فیض کا موقع ملا۔

چوہدری محمد علی ہمیں فرسٹ ایئر میں منطق پڑھایا کرتے تھے۔ ان کا پڑھانے کا طریقہ بالکل غیر رسمی تھا۔ ممکن ہے وہ اس عرصے میں دو چار بار کلاس روم میں بھی آئے ہوں لیکن بالعموم وہ ہمیں اپنے گھر پر بلا لیا کرتے تھے۔ یاد رہے کہ موصوف فضلِ عمر ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ بھی تھے اور اس حوالے سے انہیں کالج کیمپس میں مکان ملا ہوا تھا۔ ہم میں سے کچھ ان کے ساتھ چارپائی پر اور باقی سامنے پڑی کرسیوں اور مُوڑھوں پر بیٹھ کر ان کے گرد دائرہ سا بنا لیتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لہجے میں ایک خاص مٹھاس رکھی تھی اور واقعات کے بیان کا ملکہ عطا فرمایا ہوا تھا۔ وہ اپنے خوبصورت لہجے میں اِدھر اُدھر کی باتیں شروع کر دیتے اور باتوں ہی باتوں میں پڑھاتے بھی جاتے۔ بعض اوقات وہ ہمیں کچھ کھلا پلا بھی دیتے۔ یہ ان کی شفقت ہی کا نتیجہ تھا کہ ہم شوق سے ان کے پیریڈ کا انتظار کرتے اور بغیر کسی اشد مجبوری کے اسے کبھی مِس نہ کرتے۔

ہوسٹل سپرنٹنڈنٹ ہونے کے علاوہ وہ بیک وقت کالج کے ہائیکنگ کلب، کشتی رانی کلب اور باسکٹ بال کلب کے صدر بھی تھے۔ اس اعتبار سے ان کے فرائض بہت متنوع تھے لیکن وہ اپنی تمام ذمہ داریوں کو انتہائی خوش اسلوبی سے ادا کرتے۔

وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مجھے ''مقابلے کے امتحان'' میں بیٹھنے کی طرف توجہ دلائی۔ چوہدری صاحب بتایا کرتے تھے کہ اس امتحان میں کامیابی کے لئے انگریزی زبان پر دسترس بہت ضروری ہے اور اس صلاحیت کا اظہار نہ صرف اُمیدوار کی تحریر بلکہ اس کی بول چال سے بھی ہونا چاہیے۔

چوہدری محمد علی کے ساتھ شاگردی کا باقاعدہ تعلق زیادہ دیر قائم نہ رہ سکا جس کی وجہ سے بعد میں ان کے ساتھ ملاقات کم ہوگئی۔ ہاں! وہ جہاں ملتے بالعموم مقابلے کے امتحان کی تیاری کی یاد دہانی کراتے رہتے۔

وہ میرے استاد ہونے کے ساتھ ساتھ ابا جی کے دوستوں میں سے تھے اور اس حوالے سے بھی مجھ پر شفقت فرماتے تھے۔ غالباً 1967ء میں وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ دورۂ یورپ سے واپس آئے ہی تھے کہ ان سے گول بازار میں ملاقات ہوگئی۔ بہت محبت سے ملے اور دیر تک مجھے گلے لگائے رکھا۔

1982ء یا 1983ء میں جب میں پشاور میں تعینات تھا چوہدری محمد علی صاحب اپنے کسی کام سے وہاں آئے اور ازراہِ مہربانی مجھے بھی اپنی آمد کی اطلاع دی۔ ان کا قیام تو کسی اور جگہ تھا لیکن میری دعوت پر وہ ایک سے زیادہ بار غریب خانے پر تشریف لائے۔ ان کی واپسی کا وقت آیا تو میں انہیں الوداع کہنے کیلئے پشاور کینٹ ریلوے سٹیشن پر گیا۔ اچانک مجھے خیال آیا کہ وہ تیزابیت کے مریض ہیں اور ممکن ہے انہیں دورانِ سفر دودھ کی ضرورت پیش آ جائے لہٰذا میں ان سے اجازت لے کر دودھ کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا لیکن پلیٹ فارم پر دودھ مل نہ سکا۔ مجبوراً میں سٹیشن سے باہر نکلا اور دودھ کے ایک دو پیکٹ لے کر واپس لوٹا لیکن اس عرصے میں ان کی ٹرین نکل چکی تھی۔ میرے علم میں تھا کہ یہ ٹرین کینٹ ریلوے سٹیشن سے چل کر پشاور سٹی ریلوے سٹیشن پر جا رُکتی ہے چنانچہ میں اپنی کار میں سٹی ریلوے سٹیشن کی طرف روانہ ہوگیا۔ خوش قسمتی سے ٹرین ابھی وہاں کھڑی تھی۔ خدا کا شکر ہے میں انہیں دودھ پہنچانے میں کامیاب ہوگیا۔ چوہدری صاحب نے مجھے ڈھیروں دعائیں دیں اور ربوہ پہنچ کر مجھے ایک خط لکھا جس میں بے حد ممنونیت کا اظہار کیا گیا تھا۔

چوہدری محمد علی صاحب انتہائی بے نفس اور نیک خُو انسان تھے۔ میرے دوست رفیق محمد خان طاہر صاحب نے مجھے بتایا کہ ایک بار چوہدری محمد علی صاحب ہوسٹل کے معمول کے راؤنڈ پر تھے۔ انہوں نے ان کو اور ان کے بھائی لئیق کو دیکھا تو ہدایت کی کہ وہ کسی وقت علیحدگی میں ان سے مل لیں۔ اگلے روز وہ ان کے دفتر میں گئے تو موصوف مصروف تھے چنانچہ انہوں نے ان دونوں کو پھر کسی وقت آنے کو کہا۔ وہ چوہدری محمد علی صاحب کے پاس دوبارہ حاضر ہوئے تو انہوں نے بتایا: ''میں نے خواب میں لئیق کے چہرے پر غم واندوہ کے آثار دیکھے ہیں لہٰذا آپ دونوں کچھ صدقہ کر دیں، میں بھی کر دوں گا۔'' رفیق کہتے ہیں: ''اس وقت تو ہم چوہدری صاحب کی بات سمجھ نہ سکے لیکن کچھ ہی عرصہ بعد جب ہماری والدہ اچانک اللہ کو پیاری ہوگئیں تو ہمیں اندازہ ہوا کہ انہوں نے ہمارے بارے میں یقیناً منذر خواب دیکھا تھا لیکن احتیاطاً ہمیں پورا خواب سنانے کی بجائے انہوں نے صرف صدقہ دینے کے مشورے پر اکتفا کیا۔''

رفیق صاحب بیان کرتے ہیں: ''چوہدری صاحب کی ایک خوبی جس سے میں بہت متاثر ہوں طلبہ کی تربیت سے تعلق رکھتی ہے۔ جب میں اور لئیق کالج میں داخلے کے لئے ربوہ آئے تو انہوں نے ابا جان سے وعدہ لیا کہ وہ ہمارے اخراجات کے لئے رقم براہِ راست ہمیں بھیجنے کی بجائے ان کی معرفت بھجوایا کریں گے۔ اُس وقت ہم ان کے اس فرمان کی حکمت نہ سمجھ سکے لیکن اب محسوس کرتا ہوں کہ اس پابندی نے ہمیں ضروری اور غیر ضروری اخراجات میں تمیز سکھا دی۔ ہم چوہدری صاحب کے اس اطمینان کے بعد ہی مطلوبہ رقم حاصل کر سکتے تھے کہ ہماری ضرورت حقیقی ہے۔ ہم نے چوہدری صاحب کے اس اقدام کا ثمر عمر بھر کھایا اور ہمیں فضول خرچی سے اجتناب کی عادت ہوگئی۔''

ایک بار میں کئی ماہ کی غیر حاضری کے بعد چوہدری صاحب سے ملا۔ وہ ایک لمبی بیماری کے بعد ان ہی دنوں دفتر واپس آئے تھے مگر میری خوش نصیبی کہ انہوں نے پہلی ہی نظر میں مجھے پہچان لیا، مسکرا کر میری طرف دیکھا اور بیٹھے بیٹھے مجھے گلے لگا لیا۔ وہ بار بار معذرت کر رہے تھے کہ اپنی صحت کی کمزوری کے سبب وہ اٹھ کر مجھے خوش آمدید نہیں کہہ سکے۔

مجھ سے پہلے ان کے پاس دفتر کے کوئی کارکن بیٹھے تھے۔ میرے کمرے میں داخل ہوتے ہی انہوں نے چوہدری صاحب سے اجازت طلب کی اور میں ان کی خالی کی ہوئی کرسی پر چوہدری صاحب کے قریب ہو کر بیٹھ گیا۔ جب میں نے ان کی صحت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے برجستہ فرمایا: "I am alive although not kicking" جس کا مفہوم یہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں زندگی تو دے رکھی ہے لیکن وہ کئی طرح کے عوارض کا شکار رہتے ہیں۔

اُس روز چوہدری صاحب گفتگو کے موڈ میں تھے اور اپنی زندگی کے واقعات سناتے چلے جا رہے تھے۔ میں تقریباً دو گھنٹے ان کے پاس بیٹھا ہوں گا۔

ان کے ساتھ متعدد ملاقاتوں کے دوران بہت سی باتیں ہوئیں۔ ان کے سکول کی باتیں، موگا کالج کی کہانیاں، گورنمنٹ کالج لدھیانہ کے قصے، ان کے قبول احمدیت کی داستان، تعلیم الاسلام کالج قادیان میں ملازمت کے واقعات، ہجرت کے مسائل، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی نوازشوں، قاضی محمد اسلم سابق صدر شعبہ فلسفہ پنجاب یونیورسٹی، لاہور کی شفقتوں، بعض غیر از جماعت دوستوں کی مہربانیوں، احمدی دوستوں کی کرم نوازیوں، غرض چوہدری صاحب نے بے شمار موضوعات پر لب کشائی کی۔ میرا جی چاہتا تھا کہ چوہدری صاحب اسی میٹھے اور دھیمے لہجے میں باتیں کرتے چلے جائیں اور میں سنتا جاؤں لیکن زندگی کے حقائق بہت تلخ ہوتے ہیں۔ مجھے اسی روز لاہور واپس آنا ہوتا تھا۔

آپ بتاتے تھے: ''ہم لوگ مشرقی پنجاب کے ضلع فیروز پور کے ایک گاؤں، مسیتاں کے رہنے والے ہیں۔ میں نے میٹرک جے ایم ڈی بی ہائی سکول، زیرہ سے کیا جہاں مجھے سید رضا حیدر زیدی سے فارسی پڑھنے کا موقع ملا۔ وہ عقیدۃً شیعہ تھے اور فارسی پر خاصی گرفت رکھتے تھے۔ اتفاق سے انٹرمیڈیٹ میں بھی ہمارے فارسی کے استاد ایک شیعہ ہی تھے۔

چوہدری صاحب نے بتایا کہ: ''بی اے کے سالانہ امتحان میں میرا پہلا پرچہ انگریزی کا تھا۔ میں بدقسمتی سے کمرۂ امتحان میں قدرے تاخیر سے پہنچا۔ اُس وقت تک امتحانی کاپیاں تقسیم ہو چکی تھیں۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ میری کاپی پر کسی اور طالب علم نے اپنا رول نمبر لکھ رکھا ہے اور یہ سیاہی سے لتھڑی پڑی ہے۔ میں اس کاپی پر اپنا پرچہ کیوں کر حل کر سکتا تھا چنانچہ میں نے مطالبہ کیا کہ اسے تبدیل کیا جائے۔ اس امتحان کے لئے لاہور کے کوئی پروفیسر سپرنٹنڈنٹ بن کر آئے ہوئے تھے اور تھاپر صاحب ان کے ڈپٹی کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ مجھے کھڑا دیکھ کر تھاپر صاحب قریب آئے اور میری بات سن کر فرمانے لگے: "I am sorry, you can't change it" جب وہ اپنے اس فیصلے کی کوئی معقول وجہ نہ بیان کر سکے تو میں نے گزارش کی کہ If you can't change it, I will not take the exam. جب اردگرد بیٹھے ہوئے طلبہ کو اندازہ ہوا کہ میرے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے تو ان میں سے بعض میری حمایت میں اپنی نشستوں پر کھڑے ہوگئے جس پر سپرنٹنڈنٹ سٹیج سے اتر کر خود میرے پاس آ گئے۔ بحث تمحیص کے بعد فیصلہ ہوا کہ مجھے نئی کاپی فراہم تو کر دی جائے گی لیکن اس کے ساتھ سیاہی سے لتھڑی ہوئی کاپی منسلک کر کے پورا واقعہ یونیورسٹی کو لکھ بھیجا جائے گا۔ اس جھگڑے میں میرا بہت سا وقت ضائع ہوگیا۔ میں غصے سے پیچ وتاب کھا رہا تھا لیکن کر کچھ نہ سکتا تھا چنانچہ قہر درویش بر جان درویش کے مصداق میں نے فیصلہ کر لیا کہ میں یہ امتحان نہیں دوں گا۔ یہی وجہ تھی کہ میں ہاف ٹائم ختم ہونے کے اعلان کے ساتھ ہی پرچہ امتحانی سٹاف کے حوالے کر کے کمرہ امتحان سے باہر آ گیا۔''

''اُس وقت ہاروے صاحب شہر سے باہر گئے ہوئے تھے'' چوہدری صاحب نے بتایا ''وہ شام کو واپس آئے اور انہیں اس واقعہ کی خبر ملی تو مجھے اپنے پاس طلب کرنے کی بجائے خود میرے کمرے میں تشریف لے آئے۔ اس زمانے میں ہوسٹل پریفیکٹ کا کمرہ بہت پُر آسائش ہوتا تھا۔ وہ آ کر ایک صوفے پر بیٹھ گئے اور مجھ سے پورا واقعہ سُنا۔ انہوں نے حکماً کہا کہ مجھے امتحان چھوڑنے کے بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہئے، رہے تھاپر صاحب تو وہ خود انہیں سمجھا دیں گے۔ میرے کانوں میں اب بھی ان کے الفاظ گونج رہے ہیں۔ وہ کہہ رہے تھے: "You must continue. I will inform Thopper that if he does the same again, he will be transferred." میں نے امتحان تو دے دیا لیکن میری انگریزی میں آنرز کرنے کی خواہش پوری نہ ہو سکی۔ شاید قدرت نے میرے لئے یہی مقدر کر رکھا تھا۔''

''اس کے بعد آپ کا تھاپر صاحب سے آمنا

سامنا نہیں ہوا؟'' میں نے سوال کیا۔

''ہوا۔ وہ بھی عجیب کہانی ہے۔ میں اُن دنوں گورنمنٹ کالج لاہور میں تھا اور اپنے کسی کام سے انارکلی سے گزر رہا تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ کوئی آدمی میرے پیچھے پیچھے چلا آرہا ہے اور جب میں آہستہ ہوتا ہوں تو وہ بھی آہستہ چلنے لگتا ہے اور جب میں تیز چلنے لگتا ہوں تو وہ بھی تیز قدم ہو جاتا ہے۔ کچھ ہی دیر میں اس نے مجھے آلیا۔ وہ تھاپر صاحب تھے جنہوں نے آگے بڑھ کر مجھے گلے لگا لیا اور پوچھنے لگے "Are you still angry with me?" داؤد صاحب! کچھ نہ پوچھیں اس وقت میرا کیا حال ہوا۔ میری آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے اور میں نے کہا: "No, Sir. I can't even think of it. You have always been very kind to me." میں نے دیکھا تھاپر صاحب بھی جذباتی ہو رہے تھے۔''

چوہدری محمد علی صاحب نے ایم اے گورنمنٹ کالج لاہور سے کیا اور یہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں احمدیت کی نعمت سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ وہ بتاتے تھے: ''اللہ کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے۔ انگریزی میں آنرز کرنے کی خواہش پوری نہ ہوسکی تو میں فلاسفی کی طرف آ گیا۔ جب میں ایم اے میں داخلے کیلئے گورنمنٹ کالج لاہور پہنچا تو قاضی محمد اسلم صاحب اس شعبہ کے سربراہ تھے۔ قاضی صاحب بادی النظر میں تو اس دور کے باقی اساتذہ کی طرح بڑے سمارٹ اور خوش لباس تھے لیکن ان میں کچھ ایسی بات ضرور تھی جو انہیں باقی اساتذہ سے ممتاز کرتی تھی۔ میں احمدیت سے متاثر تو پہلے ہی تھا اور ایک بار قادیان بھی جا چکا تھا لیکن اس وقت تک میں حلقہ بگوشِ احمدیت نہ ہوا تھا۔ مجھے قاضی صاحب میں ایک مثالی استاد بلکہ مثالی انسان کی جھلک تو پہلے ہی نظر آتی تھی لیکن جب مجھے معلوم ہوا کہ وہ احمدی ہیں تو میں شعوری طور پر ان کے زیادہ قریب ہو گیا اور میں نے 1941ء کے جلسہ سالانہ پر باقاعدہ طور پر احمدیت قبول کر لی۔''

چوہدری محمد علی صاحب تعلیم الاسلام کالج کے ابتدائی اساتذہ میں سے تھے اور اس لحاظ سے وہ کالج کی تاریخ سے بھی بخوبی واقف تھے۔ وہ بتاتے تھے'' قادیان میں کالج کا سنگ بنیاد رکھا گیا تو مجھے سوئمنگ پُول کا انچارج بنایا گیا۔ میں نے لڑکوں کو ساتھ لگا کر پُول کی بہت اچھی طرح صفائی کرائی اور اس میں تازہ پانی بھرا۔ ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے درخواست کی کہ وہ اس میں غسل کر کے پُول کا افتتاح فرمائیں لیکن جب کئی دنوں تک اس کا جواب موصول نہ ہوا تو میں نے صورتِ حال جاننے کے لیے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں فون کیا۔ ٹیلیفون غیر متوقع طور پر حضور نے خود اٹھا لیا۔ سچ پوچھیں تو میں گھبرا گیا اور اسی گھبراہٹ میں ریسیور میرے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ خیر میں نے ہمت کر کے اسے اٹھایا تو حضور نے ہولڈ کیا ہوا تھا۔ میں نے معذرت خواہانہ انداز میں حضور کے سامنے اپنی درخواست دہرائی تو آپ نے جواباً فرمایا: ''آپ کا خط مل گیا تھا لیکن میں یہ سوچ رہا تھا کہ سوئمنگ پُول کا افتتاح تو بہت پہلے ہو چکا ہے، کیا اس کے دوبارہ افتتاح کی ضرورت ہے۔ میں نے عرض کی کہ ہم نے اس پُول کو بہت اچھے طریقے سے صاف کیا ہے اور اس میں نئے سرے سے پانی بھرا ہے لہٰذا ہم چاہتے ہیں کہ آپ اس میں غسل کر کے اس کا افتتاح فرمائیں۔ اس پر حضور نے فرمایا: میں تو نقرس کا مریض ہوں اور میرے لئے تالاب میں نہانا ممکن نہیں لہٰذا آپ دوبارہ افتتاح کے بغیر ہی اس کا استعمال شروع کر دیں۔ یوں یہ پُول لڑکوں کے استعمال میں آنے لگا۔''

ہجرت کے بعد لاہور میں تعلیم الاسلام کالج کے قیام کے حوالے سے چوہدری محمد علی صاحب نے اپنی ایک گفتگو میں بتایا: ''جب میں قادیان سے رخصت ہو رہا تھا تو حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد (خلیفۃ المسیح الثالث) نے ارشاد فرمایا کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو آپ کا یہ پیغام پہنچا دوں کہ لاہور میں تعلیم الاسلام کالج کے قیام کے حوالے سے جلد بازی میں کوئی فیصلہ نہ کیا جائے۔ میرے لاہور پہنچتے ہی کالج کمیٹی کی میٹنگ آ گئی۔ اس کمیٹی کے سربراہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد اور اراکین حضرت مولانا عبدالرحیم درد اور حضرت ملک غلام فرید تھے۔ حضور اس میٹنگ کی صدارت فرما رہے تھے اور فیصلہ یہ کیا جانا مقصود تھا کہ کالج کہاں اور کب شروع کیا جائے۔ چونکہ میں اس میٹنگ میں ایک طرح سے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد کی نمائندگی کر رہا تھا لہٰذا میں نے حضور تک آپ کا یہ پیغام پہنچا دیا کہ کالج کا فوری طور پر آغاز قرینِ مصلحت نہ ہوگا۔ اس پر حضور نے باری باری دونوں اراکین کمیٹی سے رائے طلب کی۔ انہوں نے بھی کالج کے قیام کو مؤخر کرنے کا مشورہ دیا۔ پھر حضور نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''رائے تو میری بھی یہی ہے۔'' اس پر حضور جلال میں آ گئے اور آپ نے قدرے اونچی آواز میں فرمایا: ''ہم اپنے نوجوانوں کے ساتھ ظلم نہیں کر سکتے۔ کالج شروع ہوگا، آج ہی سے اور ابھی۔''

حضور کے اس ارشاد کے بعد کالج کمیٹی کیلئے چوں و چرا کی گنجائش کہاں رہ گئی تھی چنانچہ میٹنگ برخاست ہوتے ہی ہم نے لوہے کے ایک ٹوٹے پھوٹے بورڈ کا انتظام کیا اور اس پر ایک پینٹر سے جلی حروف میں ''تعلیم الاسلام کالج لاہور'' کے الفاظ لکھوائے۔ اب سوال یہ تھا کہ یہ کالج قائم کہاں ہو؟ اس وقت سیمنٹ بلڈنگ میں بہت سے خاندان مقیم تھے۔ ہم نے گراؤنڈ فلور پر بمشکل ایک کمرہ خالی کرایا، وہاں ایک میز کرسی رکھی اور جنید ہاشمی کو اس پر بٹھا دیا۔ اس کمرے کے باہر تعلیم الاسلام کالج لاہور کا بورڈ لگا دیا گیا۔ یہ تھا لاہور میں اس کالج کا پہلا دن۔''

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اختلافِ عقائد کے باوجود مولوی محمد علی کے ساتھ عزت اور محبت کا برتاؤ فرماتے تھے۔ قیامِ پاکستان کے وقت مولوی صاحب اپنے اہلِ خانہ کے ہمراہ ڈلہوزی میں مقیم تھے۔ حضور نے ان کی پاکستان بحفاظت منتقلی کا انتظام فرمایا۔ چوہدری صاحب بتاتے ہیں: ''ایک بار جب میں رتن باغ کی طرف جا رہا تھا میں نے دُور سے ایک شخص کو وہاں سے نکلتے دیکھا۔ مجھے خیال پیدا ہوا کہ یہ مولوی محمد علی ہیں تاہم ان کے جماعت کے ساتھ اختلافات کے پیشِ نظر مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ میں رتن باغ پہنچا تو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد سے ملاقات ہوگئی۔ میں نے آپ سے دریافت کیا کہ کیا کچھ دیر پہلے مولوی محمد علی یہاں آئے ہوئے تھے۔ آپ نے تصدیق کی کہ وہ اپنی اور اپنے اہلِ خانہ کی پاکستان منتقلی کے حوالے سے حضرت صاحب کے تعاون پر آپ کا شکریہ ادا کرنے کے لئے آئے تھے۔''

چوہدری صاحب ایک طویل عرصہ تک تعلیم الاسلام کالج کی روئنگ ٹیم کے انچارج رہے ہیں۔

موصوف ایک لمبا عرصہ فضلِ عمر ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ رہے۔ وہ بتاتے تھے: ''ہم مَیس کے لئے کھانے پینے کا جملہ سامان خوب چھان پھٹک کر خریدتے تھے جس کی وجہ سے ہوسٹل کا کھانا نہ صرف اچھا بلکہ دیگر کالجوں کے ہوسٹلوں سے سستا بھی ہوتا۔ زمانۂ لاہور میں جب یہ خبر پھیلی تو گورنمنٹ کالج کے بعض طلبہ جو ہمارے کچھ بورڈرز کے دوست تھے ہمارے یہاں آ کر کھانا کھانے لگے۔ جب وہ واپس جا کر اپنے ساتھیوں کے سامنے ہمارے کھانے کی کوالٹی اور ارزانی کی تعریف کرتے تو ان کے دل میں اپنی انتظامیہ کے خلاف شکایت پیدا ہونے لگی۔ آہستہ آہستہ یہ بات ان کے پرنسپل، پروفیسر سراج تک جا پہنچی۔ انہوں نے پیغام بھیجا کہ وہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ آپ پروفیسر سراج کے شاگرد رہے تھے چنانچہ آپ نے انہیں پیغام بھیجا کہ وہ خود ان کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ ملاقات ہوئی تو دیگر باتوں کے علاوہ پروفیسر سراج نے شکوۃً یہ بات بھی کہی جس کے بعد ہمارے ہوسٹل کی طرف سے بیرونی کالجوں کے طلبہ کے کھانے پر پابندی لگا دی گئی۔ میرا قیاس ہے کہ گورنمنٹ کالج کے لڑکوں کو یہ بات پسند نہ آئی اور انہوں نے پروفیسر سراج کو جتلایا کہ انہیں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد سے ایسی بات نہیں کہنی چاہیے تھی جس کے نتیجے میں ان کے مَیس کے دروازے ہم پر بند کر دیئے گئے ہیں۔ میری اپنی رائے ہے کہ پروفیسر سراج اپنے طلبہ کا دباؤ برداشت نہ کر سکے چنانچہ انہوں نے پھر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد کو پیغام بھجوایا کہ ممکن ہو تو وہ یہ پابندی ختم کر دیں۔ اس پر آپ نے جو جواب دیا اس کا خلاصہ یہ تھا کہ یہ ہوسٹل ہے، ہوٹل نہیں کہ جس کا جی چاہے بل ادا کر کے روٹی کھاتا رہے اور یہ پابندی عمومی طور پر برقرار رہی۔''

''بطور ہوسٹل سپرنٹنڈنٹ بعض دفعہ ہمیں عجیب وغریب صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑتا تھا'' چوہدری صاحب کی گفتگو جاری تھی ''ایک زمانے میں ہم اگلی دوپہر کیلئے سالن رات کے وقت ہی پکا لیا کرتے تھے۔ ایک بار محسوس کیا گیا کہ رات کے وقت کسی نے کچھ سالن نکال لیا ہے لیکن اس بات پر زیادہ دھیان نہ دیا گیا تاہم جب یہی شکایت روز روز ہونے لگی تو ہم نے اپنے لڑکوں کی ایک خصوصی ٹیم تیار کی۔ یہ لڑکے عشاء کی نماز کے بعد طلبہ کی نقل و حرکت پر نظر رکھنے لگے۔ جلد ہی ہمیں پتا چل گیا کہ اس شرارت میں کون کون سے طلبہ ملوث ہیں۔ وہ کچن میں سے سالن چُرا کر اپنے کمرے میں لے جاتے اور حسبِ ضرورت رات کے کسی پہر اس سے لطف اندوز ہوتے۔ ایک رات جب وہ لڑکے سالن اپنے کمرے میں لے جا چکے تھے میں نے انہیں جا لیا۔ انہوں نے اپنی طرف سے سالن کی پلیٹیں چارپائی کے نیچے چھپا رکھی تھیں لیکن حسنِ اتفاق سے کمرے میں داخل ہوتے ہی میری ان پر نظر پڑ گئی۔ میں چاہتا تو جاتے ہی جتلا سکتا تھا کہ میں نے انہیں رنگے ہاتھوں پکڑ لیا ہے لیکن میں نے اپنی زبان بند رکھی اور اِدھر اُدھر کی باتیں شروع کر دیں حتیٰ کہ نصف شب بیت گئی۔ ایسا پہلے کبھی نہ ہوا تھا لہٰذا ان کو شک پڑ گیا کہ ان کی یہ حرکت انتظامیہ کے نوٹس میں آ چکی ہے۔ میرا مقصد بھی یہی تھا کہ انہیں اپنی غلطی کا احساس ہو جائے لہٰذا میں ان سے اس موضوع پر کوئی بات کئے بغیر واپس آ گیا۔ ان کے مخالف گروپ کو پتا چلا کہ میں نے سالن چوروں سے کوئی باز پرس نہیں کی تو ان کی طرف سے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد کو تحریراً شکایت کی گئی کہ میں ان چوروں سے ملا ہوا ہوں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد نے مجھ سے اس شکایت کا ذکر کیا تو میں نے سارا معاملہ ان کے گوش گزار کر دیا اور بتا دیا کہ ان لڑکوں نے کسی ڈانٹ ڈپٹ کے بغیر ہی کھانے کی چوری بند کر دی ہے لہٰذا میں ان کی جواب طلبی یا ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد نے میری اپروچ سے اتفاق کیا اور یوں یہ معاملہ رفع دفع ہو گیا۔''

چوہدری صاحب بتاتے ہیں: ''تعلیم الاسلام کالج میں ملازمت ایک تنے ہوئے رسے پر چلنے کے مترادف تھی۔ لوگ چھوٹی چھوٹی باتیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو شکایت کی صورت میں پہنچاتے رہتے تھے اور جب ایسی کوئی بات حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد کے علم میں آتی تو وہ کہا کرتے: چوہدری صاحب! مصلّے پکڑ لو اور میں سمجھ جاتا کہ معاملہ گڑبڑ ہے۔

1965ء کی جنگ کے حوالے سے بات شروع ہوئی تو چوہدری صاحب نے بتایا: ''اس جنگ کے دوران دشمن کے طیارے ربوہ کی فضا سے گزر کر سرگودھا کی طرف جاتے تھے۔ سنتے تھے کہ ایک بار

واپس جاتے ہوئے کسی طیارے نے ربوہ کے نواح میں اپنی پٹرول کی ٹنکی گرادی ہے اور ایک بار قریب ہی کسی جگہ سٹریفنگ ہوئی یعنی جہاز کے ذریعہ مشین گن سے گولیاں برسائی گئیں۔ میری اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد کی دیوار سانجھی تھی۔ جب کوئی جہاز گزرتا آپ مجھے ضرور آواز دیتے اور بعض دفعہ آتے جاتے جہازوں کو دیکھا کرتے۔ ان ہی دنوں آپ نے مجھے ہدایت کی کہ میں کالج کے کچھ دلیر طلبہ کا انتخاب کروں اور انہیں ہتھیاروں کے استعمال کی بنیادی تربیت دینے کے بعد کالج اور قصرِ خلافت میں ڈیوٹی کیلئے تیار کروں۔ مجھے یاد ہے ہم نے کچھ طلبہ کو اس مقصد کیلئے تیار کیا اور ان کی ضروری ٹریننگ کرائی۔ یہ طلبہ جنگ کے دنوں میں اور جنگ کے کچھ عرصہ بعد تک مندرجہ بالا دونوں مقامات پر ڈیوٹی دیتے رہے۔''

میرے زمانہ طالب علمی تک حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد کے پاس سیاہ رنگ کی ایک ڈاج کار ہوا کرتی تھی جس میں وہ اور ان کے اہلِ خاندان ادھر ادھر آتے جاتے تھے۔ اس کار کو آپ خود بھی ڈرائیو کر لیتے تھے لیکن اکثر اوقات محمد احمد حیدر آبادی اسے چلا رہے ہوتے تھے۔ اکثر طلبہ کا خیال تھا کہ یہ کار کالج کی پراپرٹی ہے جسے آپ بطور پرنسپل اپنے ذاتی مصرف میں لاتے ہیں تاہم چوہدری محمد علی نے ہماری یہ غلط فہمی دور کر دی اور بتایا کہ یہ کار آپ کی اپنی ملکیت ہے۔

یہ کار پرانی تھی اور چلتے ہوئے اس میں سے بہت آوازیں آتی تھیں۔ چوہدری صاحب بتاتے ہیں: ''کالج کے ایک متمول طالب علم نے جس کے پاس اس زمانے کے لحاظ سے ایک بہتر کار موجود تھی اور وہ اسی پر کالج آیا جایا کرتا تھا میاں صاحب کی کار پر انگریزی زبان میں ایک مضمون لکھ کر المنار میں اشاعت کیلئے بھجوایا۔ میں المنار کا پروفیسر انچارج تھا۔ میں نے مضمون پڑھا تو اسے اشاعت کیلئے موزوں خیال نہ کیا۔ مضمون نگار میرے اس فیصلے پر سیخ پا ہوا اور سیدھا حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد کے پاس جا پہنچا۔ آپ نے اس سے وعدہ کر لیا کہ یہ مضمون ضرور چھپے گا چنانچہ آپ نے مجھے بلا کر اسے شاملِ اشاعت کرنے کا حکم دیا۔ یہ مضمون "Wolseley" کے عنوان سے المنار کی جون 1951ء کی اشاعت میں چھپ گیا۔ اتفاق دیکھئے جس روز رسالہ چھپ کر ہمارے پاس پہنچا، مضمون نگار میرے پاس آیا اور اس نے روہانسی آواز میں بتایا کہ اس کی کار کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور اسے شدید نقصان پہنچا ہے۔ اگرچہ بظاہر یہ اتفاق محض تھا لیکن نہ جانے کیوں مضمون نگار کو ہمیشہ یہ خیال رہا کہ اس حادثہ کا کچھ نہ کچھ تعلق اس مضمون کے ساتھ ضرور ہے اور اس نے خود میرے سامنے ایک سے زیادہ بار اپنی اس تحریر پر ندامت کا اظہار کیا۔''

چوہدری محمد علی کے کشتگانِ عشق میں اپنے ہی نہیں غیر بھی شامل ہیں۔ میرے ایک نہایت ہی پیارے غیر از جماعت دوست، شیخ محمد شفیق جو مولانا ثناء اللہ امرتسری کے نواسے ہیں اور جن کے والد، حکیم محمد ابراہیم قادیان میں حکمت کرتے تھے اپنی ملازمت کی آخری ادائیگی میں پنجاب کی سپیشل پولیس اسٹیبلشمنٹ میں ڈائریکٹر رہے ہیں۔ وہ اپنے فرائضِ منصبی کی ادائیگی کے سلسلے میں وقتاً فوقتاً ربوہ جاتے رہتے تھے اور ان کی بعض دیگر لوگوں کے علاوہ چوہدری محمد علی سے بھی ملاقات رہی۔ وہ دن گیا اور آج کا دن آیا، شفیق ان کا بہت احترام کرتے ہیں اور دل سے ان کے حسنِ اخلاق کے معترف ہیں۔

شفیق کو علم ہے کہ چوہدری محمد علی مجھ پر بہت شفقت فرماتے تھے لہٰذا ہماری ہر گفتگو کے دوران چوہدری صاحب کا ذکر ضرور آتا تھا۔ ہم نے کئی بار اکٹھے موصوف کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی صحبت سے حظ اٹھایا ہے۔ شفیق ہر بار اپنے ساتھ نئے سے نئے علمی سوالات لے کر جاتے۔ ایسے مواقع پر چوہدری صاحب کسی جہاندیدہ مربی سلسلہ کو بلا کر اپنے پاس بٹھا لیتے اور گفتگو کا یہ دلچسپ سلسلہ گھنٹوں تک چلتا رہتا۔ اس دوران دونوں طرف سے چھوڑے گئے چھوٹے چھوٹے چٹکلے محفل کو کشتِ زعفران بنائے رکھتے۔

جولائی 2013ء کے نصف آخر میں چوہدری محمد علی طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں داخل تھے۔ اُن دنوں میں بھی اتفاق سے ربوہ میں تھا۔ مجھے پتا چلا تو میں عیادت کیلئے حاضر ہوا۔ ان کے خدمتگار نے بتایا کہ وہ سوئے ہوئے ہیں تاہم میرے منع کرنے کے باوجود اس نے انہیں جگا دیا۔ میں ان کے پاس بہت دیر تک بیٹھا رہا اور اگلے روز بھی دیر تک ان سے اکتسابِ فیض کرتا رہا۔

اس موقع پر انہوں نے اپنے تین نئے اشعار بھی سُنائے جو ذیل میں درج ہیں:

اس قدر انکار پر انکار سے
لگ نہ جاؤ تم کہیں دیوار سے
نظریاتی مملکت بننے کے بعد
کیسے کیسے بُھوت نکلے غار سے
ہم بھی گزرے پابجولاں سربکف
شام سے اور شام کے بازار سے

ہمیشہ کی طرح چوہدری صاحب کے ساتھ یہ ملاقات بہت خوشگوار رہی اور تمام تر ضعف کے باوجود سارا وقت ان کی شیریں بیانی کا سلسلہ جاری رہا: ''بیمار آدمی کے لیے ایسی ملاقاتیں بہت فرحت افزا ہوتی ہیں۔ وہ اپنی تکلیف بھول کر اُس دور میں واپس چلا جاتا ہے جو اسے بہت عزیز ہوتا ہے۔ آپ آتے رہا کریں۔ بہت لطف آتا ہے آپ کے ساتھ گفتگو کر کے۔''

جب راقم اپنی کتاب ''قریۂ جاوداں'' ترتیب دے رہا تھا تو میں نے چوہدری محمد علی صاحب کے بیان کردہ یہ سارے واقعات کتاب کا حصہ بنانے کا فیصلہ کیا تاہم چوہدری صاحب کی نظر ثانی کے بغیر ایسا کرنا مناسب نہ تھا چنانچہ میں نے انہیں اس حصہ کا ڈرافٹ پیش کر دیا۔ چند دنوں کے بعد ملاقات ہوئی تو معلوم ہوا کہ وہ اسے ملاحظہ فرما چکے ہیں اور از راہِ شفقت انہوں نے اسے پسند کیا ہے۔ میں نے بخوشی ان واقعات کو کتاب کا حصہ بنا دیا اور درخواست کی کہ وہ اس کتاب کا دیباچہ لکھیں۔ چوہدری صاحب کی صحت ایسی نہ تھی کہ وہ پوری کتاب کا مطالعہ کر سکتے لیکن انہوں نے حامی بھر لی اور پھر وہ دیباچہ لکھا جو اب شاملِ کتاب ہے۔

کتاب چھپنے پر میں نے اس کا ایک نسخہ آپ کی خدمت میں پیش کیا اور ان صفحات کی نشاندہی کرنا چاہی جن میں آپ کا ذکر تھا تاہم آپ نے مسکراتے ہوئے کتاب میرے ہاتھ سے لے لی اور مجھے کہا کہ وہ اس کتاب کو مکمل طور پر پڑھیں گے۔ انہوں نے اپنا یہ وعدہ واقعی سچ کر دکھایا اور اگلی ملاقات میں بتایا کہ انہوں نے اس کتاب کو لفظ بہ لفظ پڑھا ہے اور یہ کہ یہ ربوہ کی تاریخ کو محفوظ کرنے کی ایک اچھوتی کوشش ہے۔

چوہدری محمد علی صاحب کو ستر سال سے زیادہ مختلف حیثیتوں میں جماعت کی خدمت کا موقع ملا اور یہ ایک ایسا اعزاز ہے جو بہت کم لوگوں کو حاصل ہو سکا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کی یہ خدمت قبول فرمائے اور انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔

قلعہ اٹک

اس عمارت کی تعمیر کے متعدد مقاصد تھے ایک تو بیرونی شمالی حملہ آوروں کی دریا کے پاٹ سے عبور کرنے کی جگہ کی حفاظت اور دوسری وجہ مرزا محمد حکیم دودھ بھائی شہنشاہ اکبر جو اس وقت کابل کا گورنر تھا۔ بہار اور بنگال کی فتح کے بعد جو پہلے اکبر کے قبضہ میں تھیں مرزا محمد حکیم کے وزیروں نے اکبر کی غیر موجودگی میں اکبری علاقوں پر قبضہ کا مشورہ دیا۔ مرزا حکیم بنیادی طور پر کمزور آدمی تھا اور نہ ہی اتنے بڑے زرخیز علاقے پر حکمرانی کی صلاحیت اس میں تھی۔ یہ سب کچھ اگست 1581ء میں ہوا تب اکبر کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ یہاں دریائے سندھ کے کنارے شمالی حملہ آوروں کی روک تھام کے لئے ایک قلعہ ہونا چاہئے۔ یہ کام اکبر نے خواجہ شمس الدین خان کے سپرد کیا جو بعد میں پنجاب کا دیوان مقرر ہوا اکبر کی ہدایات کی پیروی میں دو سال دو ماہ کی مدت میں قلعہ مکمل کر لیا گیا۔ اس کی تاریخ کے بارے میں ملا عبدالقادر بدایونی لکھتے ہیں۔ ربیع الثانی 99ھ میں بادشاہ نے سندھ کے کنارے قلعہ کی تعمیر کا حکم دیا ایک چھوٹا قلعہ جسے ''اٹک بیرص'' کا نام دیا ایک اور کہانی جو اس قلعہ کی تعمیر کی بابت ملتی ہے اکبر نے جب دیکھا کہ دریائے سندھ پار نہیں ہوتا تو اس نے اس جگہ کو ایک نام دیا اٹک یعنی روک جب اسے وہ پار کر گیا تو اس نے خیر آباد کا نام دیا اس موقع پر اکبر نے یہاں ایک بڑا بیڑہ تیار کرایا اور جمنا سے بہت سے ملاح یہاں تعینات کئے اور ان کے لئے قریبی دیہات کی جاگیر وقف کی آج بھی ان کے وارثان اسی جگہ سے مالی منفعت اٹھا رہے ہیں جو دریا کے کنارے رہائش پذیر ہیں اس آبادی کا نام ملاحی ٹولہ ہے قلعہ کی تعمیر کے بعد اکبر نے پہلی بار قلعہ کو 1585ء میں دیکھا اور سال کا کچھ حصہ اس جگہ پر گزارا اور وہاں 1588ء میں دوبارہ گیا اور تانبے کے سکوں کی ٹکسال وہاں قائم کی۔

قلعہ اٹک دریائے سندھ کے کنارے راولپنڈی سے 58 میل اور 47 میل پشاور سے جرنیلی سڑک پر واقع ہے جہاں ریل کے ذریعے بھی پہنچا جا سکتا ہے۔ قلعہ سطح سمندر سے بلند ہے۔ جو ایک خطرناک علاقے اور دو چٹانوں کملیہ اور جلیلہ کے درمیان واقع ہے ان چٹانوں کا نام کمال الدین اور جلال الدین کے نام پر رکھا گیا۔ فنِ تعمیر کے لحاظ سے اٹک قلعہ واضح کرتا ہے کہ یہ فتح پور سیکری دہلی اور لاہور کی طرز پر ہے جو کہ خالصتاً فوجی مقاصد کے لئے تعمیر کیا گیا اس کی چار دیواری ایک میل چاروں اطراف سے ہے جو اٹھارہ برجوں کے ساتھ ملتی ہے تمام گولائی دار ہیں ماسوائے ایک کے جو زاویہ قائمہ پر ہے ایک گیلری ان برجوں کو آپس میں ملاتی ہے جس کے نیچے متعدد کمرے ہیں۔

قلعہ کے برج مقامی چٹانی پتھر سے بنائے گئے ہیں۔ جن پر چونے کی دبیز تہہ چڑھائی گئی ہے داخلی دروازوں پر سرخ پتھر استعمال ہوا ہے جبکہ قلعہ کا دیگر حصہ لاجوردی ٹائیلوں سے بنا ہے۔ اس کا ڈیزائن ویلر نے اپنی کتاب Five Thousand Year of Pakistan میں دیا ہے۔ قلعہ کی تعمیر کا دلچسپ پہلو وہ گیلری ہے جو برجوں کو باہم ملاتی ہے جو حملہ آوروں سے آگے پیچھے سے بچانے کا ایک ٹھوس ذریعہ ہے گیلری کے زیادہ حصے کی چھت اخروٹ کی لکڑی سے بنی ہے مگر ایک جگہ سنگ مرمر کی موٹی سلیب بنائی گئی ہے اور قلعہ کو تمام جنگی ہتھیاروں کے استعمال کو مدنظر رکھ کر بنایا گیا ہے۔

شمالی درمیانی راستے کے مینار کے اوپری دیوار سے دریا کا نظارہ بخوبی ہوتا ہے اور اس درمیانی راستے سے چار دروازوں والے حصے جو مینار کے سامنے ہے ایک جھجہ آراستہ ہے اور پورے قلعہ میں یہی وہ عمارت ہے جو محض رہائش کیلئے بنائی گئی ہے جو آج تک اسی مقصد کے لئے استعمال ہو رہی ہے قلعہ کے اندر داخلہ موری گیٹ کے راستے سے ہے جو پرانی جی ٹی روڈ کے عین سامنے واقع ہے۔ اس کے علاوہ چار اور داخلی دروازے ہیں جنہیں لاہوری گیٹ، دہلی گیٹ، واٹر گیٹ کے نام دیئے گئے ہیں لاہوری گیٹ پرانا دروازہ ہے۔

(روزنامہ دنیا 15 مئی 2015ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 120212 میں راحیل احمد گوندل

ولد مبارک احمد گوندل قوم گوندل پیشہ طالب علم جامعہ سین عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 نومبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ راحیل احمد گوندل گواہ شد نمبر 1۔ حافظ منیب احمد ناصر ولد فرید احمد طاہر گواہ شد نمبر 2۔ رضوان احمد ملک ولد ملک امان اللہ

مسل نمبر 120213 میں اعزاز احمد

ولد ملک اشفاق احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 نومبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 700 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اعزاز احمد گواہ شد نمبر 1۔ حافظ منیب احمد ناصر ولد فرید احمد طاہر گواہ شد نمبر 2۔ رضوان احمد ملک ولد ملک امان اللہ

مسل نمبر 120214 میں شاہ زیب

ولد ناصر احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم جامعہ سین عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 نومبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شاہ زیب گواہ شد نمبر 1۔ حافظ منیب احمد ناصر ولد فرید احمد طاہر گواہ شد نمبر 2۔ رضوان احمد ملک ولد ملک امان اللہ

مسل نمبر 120215 میں کفیل احمد

ولد ذوالفقار احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم جامعہ سینئر عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 نومبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ کفیل احمد گواہ شد نمبر 1۔ حافظ منیب احمد ناصر ولد فرید احمد طاہر گواہ شد نمبر 2۔ ارسلان احمد ولد عبدالسلام شاہد

مسل نمبر 120216 میں بصیرت احمد مبشر

ولد مظفر احمد قوم.... پیشہ طالب علم جامعہ سینئر عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 نومبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ بصیرت احمد مبشر گواہ شد نمبر 1۔ علی نواز چانڈیو ولد سید احمد چانڈیو گواہ شد نمبر 2۔ ارسلان احمد ولد عبدالسلام شاہد

مسل نمبر 120217 میں مبشر احمد انیس

ولد انیس احمد آرائیں قوم آرائیں پیشہ طالب علم جامعہ سین عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 نومبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مبشر احمد انیس گواہ شد نمبر 1۔ حافظ منیب احمد ناصر ولد فرید احمد طاہر گواہ شد نمبر 2۔ رضوان احمد ملک ولد ملک امان اللہ

مسل نمبر 120218 میں مبشر محمود ظفر

ولد ناصر محمود ظفر قوم .... پیشہ طالب علم جامعہ سینئر عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 نومبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مبشر محمود ظفر گواہ شد نمبر 1۔ حافظ منیب احمد ناصر ولد فرید احمد طاہر گواہ شد نمبر 2۔ رضوان احمد ملک ولد ملک امان اللہ

مسل نمبر 120219 میں سلمان ظافر

ولد محمد سلطان قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 نومبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سلمان ظافر گواہ شد نمبر 1۔ حافظ منیب احمد ناصر ولد فرید احمد طاہر گواہ شد نمبر 2۔ رضوان احمد ملک ولد ملک امان اللہ

مسل نمبر 120220 میں بلال احمد بھلی

ولد منصور احمد بھلی قوم جٹ پیشہ طالب علم جامعہ سین عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 نومبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ بلال احمد بھلی گواہ شد نمبر 1۔ حافظ منیب احمد ناصر ولد فرید احمد طاہر گواہ شد نمبر 2۔ رضوان احمد ملک ولد ملک امان اللہ

مسل نمبر 120221 میں عاقب نبیل

ولد طفیل احمد قوم ورک پیشہ طالب علم جامعہ سین عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 نومبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عاقب نبیل گواہ شد نمبر 1۔ حافظ منیب احمد ولد ناصر فرید احمد طاہر گواہ شد نمبر 2۔ رضوان احمد ملک ولد ملک امان اللہ

مسل نمبر 120222 میں نعمان احمد

ولد مشتاق احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم جامعہ سین عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 نومبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نعمان احمد گواہ شد نمبر 1۔ حافظ منیب احمد ناصر ولد فرید احمد طاہر گواہ شد نمبر 2۔ رضوان احمد ملک ولد ملک امان اللہ

مسل نمبر 120223 میں عبدالباسط

ولد محمد عبدالواحید قوم بلوچ پیشہ طالب علم جامعہ سین عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 نومبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالباسط گواہ شد نمبر 1۔ حافظ منیب احمد ناصر ولد فرید احمد طاہر گواہ شد نمبر 2۔ رضوان احمد ملک ولد ملک امان اللہ

مسل نمبر 120224 میں نوید خالد

ولد خالد حسین قوم سپرا پیشہ طالب علم جامعہ سین عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 نومبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نوید خالد گواہ شد نمبر 1۔ حافظ منیب احمد ناصر ولد فرید احمد طاہر گواہ شد نمبر 2۔ رضوان احمد ملک ولد ملک امان اللہ

مسل نمبر 120225 میں عبدالواسع

ولد عبدالوحید قوم کمبوہ جٹ پیشہ طالب علم جامعہ سینئر عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 نومبر 2014 ئمیں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالواسع گواہ شد نمبر 1۔ حافظ منیب احمد ناصر ولد فرید احمد طاہر گواہ شد نمبر 2۔ رضوان احمد ملک ولد ملک امان اللہ

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن لکھتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9 ستمبر 2015ء کو قبل نماز ظہر بیت الفضل لندن میں درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ امۃ الحفیظ کیلر صاحبہ

مکرمہ امۃ الحفیظ کیلر صاحبہ آف ہنسلو نارتھ یو۔کے 6 ستمبر 2015ء کو بعارضہ کینسر 74 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔آپ مکرم کیپٹن محمد حسین چیمہ صاحب کی بیٹی تھیں جن کو خلافت ثانیہ کے دور میں حفاظت خاص کی خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔اس لحاظ سے آپ کا بچپن قصر خلافت کے کوارٹرز میں گزرا۔خلافت کے ساتھ گہرا تعلق رکھنے والی اور مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی نیک خاتون تھیں۔پسماندگان میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم منظور احمد خان صاحب

مکرم منظور احمد خان صاحب ابن حضرت محمد ظہور احمد خان صاحب پٹیالوی ربوہ 23 اگست 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔آپ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کے بھتیجے تھے۔آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی اور 1943ء میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے دفتر محاسب میں خدمت کا آغاز کیا اور مجموعی طور پر 33 سال تک صدر انجمن احمدیہ میں خدمت کی توفیق پائی۔اس کے ساتھ ساتھ ذیلی تنظیموں کے کئی عہدوں پر فائز رہے۔آپ 1976ء میں ریٹائر ہوئے اور جرمنی چلے گئے جہاں اعزازی طور پر جماعتی خدمات کا سلسلہ جاری رہا۔جماعت Lampertheim کے کئی سال صدر جماعت بھی رہے۔آپ نماز باجماعت کے بہت پابند تھے۔بیماری کے ایام میں جب کوئی آپ کا حال پوچھتا تھا تو بڑے کرب سے بتاتے کہ میں بیت جا کر نماز نہیں پڑھ سکتا دعا کرو اس قابل ہو جاؤں۔نہایت تقویٰ شعار، تہجد گزار، اللہ تعالیٰ پر کامل یقین رکھنے والے، ذکر الٰہی اور نوافل میں وقت صرف کرنے والے دعا گو انسان تھے۔خلافت سے والہانہ محبت اور وفا کا تعلق تھا۔خاندان حضرت مسیح موعود اور بزرگان سلسلہ سے بہت عقیدت رکھتے تھے۔جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی کا بہت خیال رکھتے اور اپنے آرام کو قربان کر کے ان کے قیام کا اہتمام کیا کرتے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔آپ مکرم لطیف احمد خان صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ یو کے اور مکرم عبدالشکور اسلم صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری دعوت الی اللہ جرمنی کے بڑے بھائی تھے۔

مکرمہ امۃ الہادی رشیدہ صاحبہ

مکرمہ امۃ الہادی رشیدہ صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب اتالیق مرحوم ربوہ 12 اگست 2015ء کو بعمر 85 سال ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔آپ کے خاوند مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب اتالیق کو حضرت مصلح موعود کے بچوں کو پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی اور اسی وجہ سے آپ نے انہیں اتالیق کے خطاب سے نوازا۔تہجد گزار اور پنجوقتہ نمازوں کی پابند تھیں۔خطبات جمعہ بڑے اہتمام سے سنتیں۔چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھیں اور تحائف میں سے بھی شرح کے مطابق چندہ ادا کیا کرتی تھیں۔بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا کر چکی تھیں۔پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم انعام الرحمٰن صاحب کو بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق ملی اور دوسرے بیٹے مکرم حبیب الرحمٰن غوری صاحب 2004ء سے مرکزی شعبہ وقف نو لندن میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرمہ عظمیٰ داؤد صاحبہ

مکرمہ عظمیٰ داؤد صاحبہ اہلیہ مکرم داؤد احمد صاحب رحیم یار خان 22 اگست 2015ء کو 40 سال کی عمر میں ایک حادثہ میں وفات پاگئیں۔جماعت اور خلافت کے ساتھ والہانہ عشق کا تعلق تھا۔چندوں کی پابند اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔کچھ عرصہ قبل جب سیکرٹری تحریک جدید ان کے پاس وعدہ لکھوانے کیلئے آئے تو آپ نے دونوں کانٹے زیور اتار کر انہیں دے دیئے۔عزیز و اقارب کے علاوہ دوسروں کا بھی خیال رکھتی تھیں۔بڑی نیک، مخلص، مہمان نواز اور رحمدل خاتون تھیں۔بچوں کی اچھی تربیت کیلئے ہمہ وقت کوشاں رہتیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں خاوند کے علاوہ سات بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم ایس کے محمد صاحب

مکرم ایس کے محمد صاحب آف پالگھاٹ کیرالہ انڈیا 31 اگست 2015ء کو وفات پاگئے آپ جماعت پالگھاٹ کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔25 سال تک لگاتار سیکرٹری مال کے عہدے پر خدمت بجالاتے رہے۔مرکزی نمائندگان اور واقفین زندگی کی ہمیشہ عزت کیا کرتے تھے۔مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔دینی کاموں میں دلچسپی رکھتے تھے۔آپ کی دعوت الی اللہ سے بہت سی سعید روحوں کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے سب سے چھوٹے بیٹے مکرم مولوی ایس ایم بشیر الدین صاحب واقف زندگی قادیان میں بطور نائب وکیل المال تحریک جدید خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

☆☆☆☆☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

ولادت

۞ مکرم قیصر محمود قریشی صاحب ابن مکرم محمد اکمل قریشی صاحب دار الصدر جنوبی ربوہ لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم وقار احمد قریشی صاحب اور بہو مکرمہ سیدہ ملیحہ فضہ صاحبہ کو مورخہ 9 ستمبر 2015ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔بچے کا نام وہبان احمد قریشی تجویز ہوا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔نومولود حضرت حافظ محمد حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی زندگی والا، نیک، صالح، دیندار اور ہمیشہ اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔آمین

ولادت

۞ مکرم میاں محمد سلیمان صاحب ابن مکرم میاں محمد ابراہیم جمونی صاحب دار العلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ 14 اگست 2015ء کو خاکسار کے ماموں زاد بھائی مکرم میاں محمد رضوان احمد صاحب آف یو کے کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔نومولود کا نام ریان احمد رکھا گیا ہے۔نومولود مکرم میاں عبدالحلیم صاحب مرحوم کا پوتا، مکرم محمد رشید ہاشمی صاحب مرحوم شہید سانحہ لاہور کا نواسہ اور مکرم میاں فیض احمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی زندگی والا، خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔آمین

ولادت

۞ مکرم آصف مجید بھٹی صاحب کارکن وکالت مال اول تحریک جدید لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو بیٹے کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عائشہ نام عطا فرمایا ہے۔نومولودہ مکرم عبدالمجید بھٹی صاحب سابق صدر صاحب جماعت چک نمبر 518/T.DA ضلع مظفر گڑھ حال مقیم نصیر آباد رحمٰن ربوہ کی پہلی پوتی اور مکرم ناصر احمد جنجوعہ صاحب کی نواسی ہے۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور اس کا وجود ہر لحاظ سے بہت مبارک ثابت ہو۔آمین

نکاح

۞ مکرمہ شمیم اختر صاحبہ زوجہ مکرم رانا خورشید احمد اختر صاحب مرحوم تحریر کرتی ہیں۔

میرے سب سے چھوٹے بیٹے مکرم عثمان طاہر صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ عمارہ گل صاحبہ بنت مکرم بشارت احمد صاحب باب الابواب شرقی ربوہ کے ساتھ مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر مکرم وسیم احمد امتیاز صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن نے مورخہ 13 نومبر 2014ء کو بیت مہدی ربوہ میں کیا۔دولہا مکرم رانا محمد دین گیانی صاحب مرحوم آف گوجرانوالہ کا پوتا اور دلہن مکرم غلام محی الدین صاحب کی پوتی ہے۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے بے حد بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔آمین

تقریب نکاح و رخصتی

۞ مکرم نعمت اللہ قریشی صاحب جنرل سیکرٹری فیصل ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی محترمہ مدیحہ ناز صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم فرحان رشید قاضی صاحب آف لندن کے ساتھ مبلغ چھ ہزار پاؤنڈ سٹرلنگ حق مہر پر مورخہ 8 مارچ 2015ء کو بیت الہادی فیصل ٹاؤن میں محترم محمد اکرم باجوہ صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔مورخہ 14 مارچ کو نولکھا شادی ہال میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔تلاوت و نظم کے بعد مکرم نصیر احمد قریشی صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔دلہن رفیق حضرت مسیح موعود حضرت مستری نظام دین آف جانگریاں ضلع سیالکوٹ کی نسل سے ہے۔حضرت قاضی محمد نذیر لائل پوری صاحب سابق ناظر اصلاح و ارشاد کے چھوٹے بھائی مکرم قاضی عبدالحمید صاحب آف فاؤنٹین پن ورکشاپ نیلا گنبد لاہور دلہن کے نانا اور دلہا کے دادا ہیں۔دلہا ننھیال کی طرف سے مرحوم مکرم ماسٹر عبدالحلیم صاحب سابق امیر جماعت جہلم کا نواسہ ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ مبارک بنائے اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔آمین

☆☆☆☆☆☆☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

30 ستمبر 2015ء

12:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 ستمبر 2015ء (عربی ترجمہ)
1:30 am	آؤ اردو سیکھیں
2:00 am	پریس پوائنٹ
3:00 am	Faith Matters
4:00 am	سوال و جواب
5:00 am	World News
5:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	یسرنا القرآن
5:45 am	جاپان۔ ناصرات اور لجنہ کلاس
6:20 am	Persecution of Ahmadies
6:50 am	آؤ اردو سیکھیں
7:20 am	براہین احمدیہ
7:50 am	پریس پوائنٹ
8:50 am	Story Time
9:30 am	نور مصطفویؐ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
11:35 am	الترتیل
12:10 pm	خطاب حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی
2:00 pm	سوال و جواب (اردو زبان میں)
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 ستمبر 2015ء (سواحیلی ترجمہ)
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 6 نومبر 2009ء
7:05 pm	بنگلہ پروگرام
8:10 pm	دینی و فقہی مسائل
8:45 pm	Kids Time
9:15 pm	Faith Matters
10:20 pm	الترتیل
10:55 pm	World News
11:15 pm	حضور انور کا خطاب بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی

یکم اکتوبر 2015ء

12:50 am	دین حق کے افق
1:50 am	دینی و فقہی مسائل
2:25 am	Kids Time
2:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 6 نومبر 2009ء
4:00 am	انتخاب سخن
5:00 am	World News
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
6:00 am	الترتیل
6:35 am	حضور انور کا خطاب بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی
8:10 am	دینی و فقہی مسائل
8:45 am	Faith Matters
9:50 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
11:10 am	درس ملفوظات
11:25 am	یسرنا القرآن
11:40 am	واقفات نو نیشنل اجتماع یکم مئی 2011ء
12:45 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:45 pm	ترجمۃ القرآن
2:45 pm	انڈونیشین سروس
3:50 pm	جاپانی سروس
4:45 pm	تلاوت قرآن کریم
4:55 pm	درس ملفوظات
5:10 pm	یسرنا القرآن
5:35 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
6:35 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 ستمبر 2015ء
7:35 pm	آؤ اردو سیکھیں
8:20 pm	Persian Service
8:50 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
9:50 pm	یسرنا القرآن
10:05 pm	الحوار المباشر Live

☆......☆......☆......☆

ضرورت ٹیچر

نظارت تعلیم کے تحت جرمن اور فرانسیسی زبان کے کورسز منعقد کروائے جا رہے ہیں۔ ان کورسز کیلئے تجربہ کار ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ خواہشمند خواتین و مرد حضرات اپنی درخواست (Curriculum Vitae) درج ذیل ای میل ایڈریس پر یا دفتر نظارت تعلیم بھجوا دیں۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 5 اکتوبر 2015ء ہے۔

فون نمبر 047-6212473

موبائل نمبر 0333-9791321

E-mail:registration@njc.edu.pk

(نظارت تعلیم)

سفیدہ۔ نباتاتی نعمت

ماحول دوست

جن علاقوں میں یہ درخت عام ہوتے ہیں وہاں کی آب و ہوا پر ان کا خوشگوار اثر ہوتا ہے۔ حشرات الارض میں کمی کا سبب ہوتے ہیں۔ یہ درخت مچھروں کی افزائش میں کمی اور ان سے پھیلنے والے امراض مثلاً ملیریا اور ڈینگی وغیرہ سے بچاؤ میں مددگار ہوتا ہے چونکہ یہ درخت زیادہ پانی جذب کرتا ہے اس لئے جن علاقوں میں زیر زمین پانی کی زیادتی ہو یعنی سیم و تھور کے مسائل کو کنٹرول کرنے کے لئے یہ باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت کاشت کیا جاتا ہے۔

روغن سفیدہ Eucalyptus Oil

یوکلپٹس کا تیل اس کے لمبوترے پتوں کو سکھا کر کشید کیا جاتا ہے۔ جو بے رنگ مگر تیز خوشبودار ہوتا ہے۔ یہ تیل اینٹی بیکٹیریل اور اینٹی فنگل خواص کا حامل ہوتا ہے۔ اس میں شامل جز Cincole ڈینٹل پروڈکٹس اور ماؤتھ واش وغیرہ میں شامل کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ تیل اپنی فریش خوشبو کی وجہ سے پرفیومز اور دیگر کاسمیٹکس میں استعمال ہوتا ہے۔

طبی استعمال

دمہ میں یہ سانس کی نالی میں میوکس نامی رطوبت کو کم کرنے میں معاون ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لئے منہ یا ناک کے ذریعے استعمال ہونے والے سپرے میں یہ آئل شامل کیا جاتا ہے۔ قدیم ہندوستانی اور چینی طب کے ماہرین جوڑوں اور دیگر دردوں اور جلد کے زخموں اور پھپھوند کو دور کرنے کیلئے یوکلپٹس آئل کا استعمال کرتے آئے ہیں۔

قدرتی جراثیم کش

قدرت کے عطا کردہ طاقتور جراثیم کش اجزاء میں سے ایک یوکلپٹس آئل ہے۔ یہ تجارتی و صنعتی طور پر جراثیم کش اور دافع عفونت دواؤں کی تیاری میں خاص طور پر شامل کیا جاتا ہے جو کہ قدرتی ماحول کو متاثر کئے بغیر نقصان دہ کیڑوں اور جراثیم سے نجات دلانے میں معاون ہوتا ہے۔

غرض یہ کہ مرطوب علاقوں میں پایا جانے والا یہ عام درخت اپنے دامن میں بے حد خاص اجزاء رکھتا ہے اور انسان اور ماحول دوست ہے۔

(ماہنامہ ڈالڈا اگست 2015ء)

فیصل ٹریڈنگ کمپنی اینڈ ہارڈ ویئر سٹور

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ کے لئے تشریف لائیں۔

نیز گھروں کی تعمیر اور انٹیریئر ڈیکوریشن کی جاتی ہے

145۔ فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور

Cell:0332-4828432,0323-3354444

طالب دعا: قیصر خلیل خاں

ربوہ میں طلوع وغروب 29 ستمبر

طلوع فجر	4:39
طلوع آفتاب	5:58
زوال آفتاب	11:59
غروب آفتاب	5:59

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

29 ستمبر 2015ء

6:20 am	حضور انور کا خطاب بر موقع پیس کانفرنس
7:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 دسمبر 2009ء
9:55 am	لقاء مع العرب
2:00 pm	سوال و جواب 19 مارچ 1994ء
3:55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 ستمبر 2015ء (سندھی ترجمہ)
11:20 pm	جاپان۔ لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کی کلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

"آپ عہد کریں کہ ہمیشہ سچ بولیں گے۔"

(مشعل راہ جلد سوم صفحہ 198)

آسامیاں خالی ہیں

کیور یٹو میڈیسن کمپنی میں کارکنان کی فوری ضرورت ہے۔ مکمل کوائف/صدر محلہ کی تصدیق کے ساتھ درخواست بھجوائیں۔

0333-6548164,047-6211866

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

میاں حنیف احمد کامران

ربوہ 0092 47 6212515

28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ

0044 203 609 4712

0044 740 592 9636

FR-10